بسم اللہ الرحمن الرحیم

****

دہشت گردی اور اسلام

تحریر: محمد انور محمد قاسم

****

۱۱/ستمبر بروزِ منگل امریکہ کے شہر نیویارک اور واشنگٹن میں پیش آنے والے دہشت گردی کے واقعات نے ہزاروں معصوموں کی جان لے لی اور لاکھوں کو سوگوار کیا۔

افسوس کہ ان دہشت گردانہ واقعات سے ان لوگوں کو جو اسلام اور مسلمان دشمن ہیں اسلام پر کیچڑ اچھالنے کا ایک نادر موقعہ مل گیا اور وہ اسلام کو ایک دہشت پسند مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لئے اپنے تمام وسائل کا نہایت فراوانی سے استعمال کرنے لگے' حالانکہ اسلام کا معنی ہی امن کا ہے' اور پیغمبرِ اسلام جناب محمد ﷺ اسی لئے اس دنیا میں تشریف لائے کہ خاک وخون میں تڑپتی ہوئی انسانیت کو امن عطا کریں۔

جنگ ہمیشہ بے اصول رہی ہے' لیکن قربان جائیئے کائنات کے آقا محمد ﷺ پر آپ نے جنگ کے لئے وہ بہترین اصول عطا کئے جس کی نظیر ساری انسانی تاریخ میں نہیں ملتی' آپ علیہ السلام نے فتح مکّہ کے دن اعلان فرمایا:

۱۔آج جو تلوار پھینک دے اسے امن ہے' ۲۔جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اسے امن ہے' ۳۔جو خانہء کعبہ میں چلا جائے وہ مامون ہے' ۴۔جو ابوسفیانؓ کے گھر میں پناہ لے وہ محفوظ ہے۔

عام حالاتِ جنگ میں آپ کا اعلان تھا:

۵۔عورتوں کو قتل نہ کیا جائے ۔۶۔بچّوں سے تعرض نہ کیا جائے ۔۷۔بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے ۔۸۔بے قصور پر دست درازی نہ کی جائے ۔۹۔پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے ۔۱۰۔کھیتیوں کو نہ جلایا جائے وغیرہ۔

للہ کوئی بتلائے کہ سوائے اسلامی ادوار کے کسی اور دور میں ان پر عمل کیا گیا؟ خود امریکہ نے دوسری جنگِ عظیم کے دوران جاپان کے دو ہنستے کھیلتے' آباد وشاداب شہروں' ہیروشیما اور ناگاساگی پر بالترتیب Little Boy اور Fat Man نامی ایٹم بم گرائے' جس سے لاکھوں بے گناہ منٹوں میں چُرمُرا کر رہ گئے' اور جو باقی رہ گئے ان کی زندگی موت سے بھی بدتر ہوگئی' حالانکہ یہ دونوں شہر فوجی نہیں تھے اور نہ ہی یہاں کے باسی فوجی تھے' لیکن امریکہ نے اگست 1945 میں معصوم شہریوں پر ایٹم برسا کر فوجی دہشت گردی کی ایک بدترین مثال قائم کردی' جس نے دنیا کے دیگر ایٹمی ممالک کے لئے بھی اس طرح کی کاروائیوں کے لئے سندِ جواز فراہم کردیا۔

امریکہ کی دہشت گردانہ کاروائیوں کی فہرست بڑی طویل ہے' خلیجی جنگ کے دوران 1987 میں ایران کے ایک مسافر بردار طیارے کو امریکی بحری بیڑے نے میزائل مار کر خلیجِ عرب میں گرادیا' جس میں چار سو سے زیادہ بے قصور مسافر سوار تھے اور بعد میں یہ کہہ کر معذرت کرلی کہ اس نے یہ فوجی طیارہ سمجھ کر گرایا تھا' حالانکہ راڈار سسٹم پر ہی ساری دنیا کے فوجی اور مسافر بردار طیاروں کا نظام چل رہا ہے' ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ راڈار یہ تمیز بھی کر نہ پائے کہ کونسا طیارہ فوجی ہے اور کونسا مسافر؟ لیکن افسوس کہ ساری دنیا میں اس دہشت گردی کی وہ مذمّت نہیں کی گئی جیسی ہونی چاہیئے۔

اب آیئے اسلام کی طرف کہ معصوموں کے قتل کے متعلق اسلام کی کیا تعلیمات ہیں' کیا اسلام کسی کی جان بچانے کے لئے کسی کی جان لینے کی تعلیم دیتا ہے؟ یا کسی کو قید سے چھڑانے کے لئے کسی معصوم کو دہشت میں مبتلا کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ اس سلسلے میں حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ قارئین کے لئے پیش خدمت ہے' جس سے اسلامی تعلیمات کی عکّاسی ہوتی ہے:

سنہ ۳ھ میں عضل اور قارہ قبیلے کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: "ہمارے قبیلوں میں اسلام کا چرچا ہے آپ کچھ مبلّغین کو بھیجیں جو ہم میں اسلام کی تبلیغ کریں" آپ ﷺ نے دس صحابہ کرام کو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں انکے ہمراہ روانہ کردیا' یہ وفد جب رجیع نامی مقام پر پہنچا تو انہوں نے غدّاری کردی اور صحابہ کرام پر قبیلہ بنولحیان کو لے کر حملہ کردیا' جس میں آٹھ صحابہ کرام برسرِ موقعہ شہید ہوگئے اور دو صحابہ' حضرت خبیب بن عدی اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو قید کرکے مکّے میں فروخت کردیا' حضرت خبیب بن عدی کو حجیر بن أبی اھاب التمیمی نے خرید لیا' کیونکہ آپ نے جنگِ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا جو حجیر کا اخیافی بھائی تھا' اس نے آپ کو اپنے گھر میں قید کردیا' تاکہ حُرمت والے مہینے گذرنے کے بعد آپ کو سولی پر چڑھائے' جب آپ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے حجیر کی بیوی سے پاکی کے لئے استرا طلب کیا' اس نے اپنے چھوٹے بچّے کے ہاتھ استرا روانہ کردیا' بچّہ استرا لے کر حضرت

خبیب کے پاس پہنچا' آپ نے اس بچّے کو اپنے ران پر بٹھا لیا اور اس سے کھیلنے لگے' اس عورت کو اپنی خطرناک غلطی کا احساس ہوا اور دوڑتی ہوئی آئی اور بچّے کو حضرت خبیب بن عدیؓ کی گود میں دیکھ کر چیخیں مارنے لگی' کہ کہیں آپ اس کے بچّے کو قتل نہ کردیں' آپ نے اس عورت سے فرمایا: ''کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ میں اپنی جان کے بدلے میں اس معصوم کو قتل کردوں گا ؟ ہرگز نہیں' اسلام ہمیں غدّاری کی تعلیم نہیں دیتا''۔

اس واقعہ کے چند دن بعد آپ کو مکّہ میں حدودِ حرم کے باہر اذیتیں دے دے کر شہید کردیا گیا۔

یہ واقعہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے جو لاعلمی میں دہشت گردی کو اسلام کی تعلیمات سے جوڑ رہے ہیں' لیکن افسوس کہ یہ عمل لاعلمی سے نہیں بلکہ ایک پلان کے تحت جاری ہے۔

یہ بھی ایک عجیب ستم ظریفی ہے کہ اس طرح کا کوئی واقعہ اگر بدقسمتی سے کسی مسلمان کی طرف سے عمل میں آتا ہے تو ساری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک اُبال آجاتا ہے' حالانکہ دہشت گردی مذکورہ واقعے میں ابھی کوئی مکمل تحقیق سامنے نہیں آئی ہے' بلکہ ظن وتخمین پر ہی سارا وبال سعودی منحرف اسامہ بن لادن پر ڈال دیا گیا' حالانکہ ہونا تو یہ چاہیئے کہ اس واقعے کی مکمل چھان بین بغیر کسی ذہنی تحفظ کے کی جاتی اور تحقیق کے ہر پہلو بشمول صیہونی طاقتوں کے ملوث ہونے کے امکان کو بھی مدنظر رکھ کر تحقیقات کی جاتیں۔

جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے اس جُرمِ عظیم کا ایک مجرم اسرائیل بھی تو ہے جو نصف صدی سے نہتّے فلسطینی عوام کو اپنی سرکاری دہشت گردی کا نشانہ بنا رہا ہے اور جس کی دہشت گردی نے معصوم بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کو بھی نہیں بخشا' لیکن قربان جایئے امریکہ اور عالمی ذرائع ابلاغ پر کہ ان کی نظر میں معصوم فلسطینی عوام دہشت گرد ہیں اور جب کبھی بھی ساری دنیا نے اسرائیل کی اس تنگِ انسانیت جارحیت کے خلاف احتجاج کیا اور اس کے خلاف کاروائی کرنے کی مانگ کی تو امریکہ نے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اس کا ویٹو کردیا' شاید اس کی یہی اسرائیل نوازی اور ساری دنیا کی رائے کا عدمِ احترام مذکورہ دہشت گردی کی وجہ ہو۔ امریکہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظرِ ثانی
کرے

۔ جہاں تک سرکاری اور مذہبی دہشت گردی کا تعلق ہے وہ دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمان اقلیتوں کے ساتھ روا رکھی گئی ہے' جہاں ان کے نہ مال محفوظ ہیں اور نہ جان' نہ عبادت گاہیں اور نہ عفّتیں' لیکن سارے عالمی ذرائع ابلاغ ان کے متعلق ایسے خاموش ہیں گویا دنیا میں کچھ ہوا ہی نہیں ہے' لیکن جہاں ہندوستان میں ایک ہندو تنظیم کی جانب سے عیسائیوں کے خلاف قتل' آتش زنی اور عصمت دری کے دوچار واقعات ہوئے' انڈونیشیا کے مشرقی تیمور میں عیسائیوں پر چھوٹی سی آفت آئی اقوامِ متحدہ سے لے کر ایمینسٹی انٹرنیشنل تک تمام کے تمام چیختے چلاّتے جائے واردات پر پہنچ گئے' فوراً کا فوراً انڈونیشیا پر آپریشن کرکے مشرقی تیمور کو علاحدہ کردیا گیا۔

لیکن ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ عالمی ذرائع ابلاغ اور ساری دنیا میں حقوقِ انسانی کے لئے چیختی چلاّتی ایمینسٹی انٹرنیشنل کو کیا ہوگیا کہ وہ فلسطین' چیچینیا' مقدونیا' عراق' الجیریا' کوسوفا' بوسینیا اور کشمیر کے معصوم بچوں' بوڑھوں اور عوام کے قتل پر آسمان سر پر نہیں اٹھاتی ؟

اخیر میں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ طیّاروں کا اغواء' معصوموں کا قتل اور نیویارک جیسے خونین واقعات کے مجرم مسلمانوں سے کہیں زیادہ' عیسائی' یہودی اور دیگر مذاہب کے لوگ ہی رہے ہیں' جب ان کے مجرم ہونے کی وجہ سے عیسائیت اور یہودیت اور دیگر مذاہب دہشت پسند نہیں ہوسکتے تو پھر اسلام کیونکر ہوسکتا ہے' اسلام اس طرح کی دہشت گردانہ کاروائیوں کی سخت مذمّت کرتا ہے' اور ایک قتلِ ناحق کو ساری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے' قرآن مجید دنیا کے پہلے خون ناحق کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا اور جس نے کسی کو زندگی بخشی گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخش دی'' (سورہ مائدہ:۳۲)

ان اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہوئے اگر کوئی مسلمان ان دہشت گردانہ کاروائیوں میں ملوث ہوتا ہے تو وہ اس کا اپنا ذاتی فعل ہے اور اس کا اسلام یا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ وما علینا إلاّ البلاغ۔

www.ahlehadees.com